اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اولاد کو کب کیا سکھائیں

جہاں تک اولاد کو سکھانے کی بات ہے تو قراٰنِ پاک سکھائے، سات (7)سال کی عمر میں نماز کا حکم دینے کے ساتھ ہی نماز اور طہارت (وضو وغیرہ) کے ضَروری مسائل بھی سکھائے کہ سات (7) سے نو(9) سال کی عمر بچوں کی تَربیت (childrens upbringing) کے لیے بالخُصُوص (especially) بچیوں کے لیے بہت اَہم ہے کہ بچیاں اس کے بعد کبھی بھی بالغہ ہو سکتی ہے۔ ان عُلُوم کے سکھانے کے ساتھ ساتھ شرعی تقاضوں (requirements) کے مطابق دنیوی تعلیم بھی دی جاسکتی ہے۔ والدین پر اولاد کے جن حقوق (rights) کا تعلق سیکھنے سیکھانے سے، ان کے بارے میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کچھ اس طرح بیان فرمائے ہیں: ✿ زبان کھلتے ہی "اللّٰہ"، "اللّٰہ" پھر "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" پھر پورا کلمۂ طیبہ سکھائے ✿ جب تمیز آئے (یعنی بچہ کچھ بڑا ہو جائے تو) اَدب (یعنی دوسروں کا احترام(respect) اور کام کرنے کے طریقے) سکھائے، کھانے، پینے، ہنسنے، بولنے، اُٹھنے، بیٹھنے، چلنے، پھرنے، حیا(modesty) کرنے، دوسروں کا لحاظ اور خیال رکھنے، بزرگوں کی تعظیم(respect) کرنے، ماں باپ، استاذ وغیرہ کا ادب(respect) کرنے کی تعلیم(teaching) دے ✿ بیٹی کو شوہر کی اِطاعت (obedience) کے طریقے بھی بتائے ✿ قرآنِ مجید پڑھائے ✿ استاذ نیک، پرہیز گار، دیندار، صحیح العقیدہ (یعنی جس کے اسلامی عقیدے (beliefs) صحیح ہوں) اور بڑی عمر والے سے دین کی تعلیم دلوائے ✿ بیٹی کو پرہیز گار عورت سے پڑھوائے ✿ بعد ختمِ قرآن ہمیشہ تلاوت کی تاکید رکھے (یعنی بار بار تلاوت کرنے کا بولتا رہے) ✿ عقائدِ اسلام(Islamic beliefs) و سنّت سکھائے کہ چھوٹے بچے دینِ فطرت(religion of nature) "اسلام" پر پیدا کیے جاتے ہیں یہ حق کو قبول کرنے کی صلاحیت (ability) بھی رکھتے ہیں لہٰذا اس وقت کا بتایا پتھر کی لکیر ہو گا (یعنی ابھی سیکھایا جائے تو ہو سکتا ہے کہ یہ زندگی بھر اسلامی عقیدے (Islamic beliefs) پر ہی رہیں) ✿ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی محبت و تعظیم

(respect)ان کے دل میں ڈالے کہ اصلِ ایمان و عینِ ایمان ہے(یعنی یہی وہ محبّت ہے کہ جس کی وجہ سے بندہ مسلمان رہتا ہے)❁ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے آل و اصحاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ و اولیاء و علما کی محبت و عظمت(respect) سکھائے کہ اصلِ سنّت و زیورِ ایمان بلکہ باعثِ بقائے ایمان ہے(یعنی یہ محبت ایمان کی حفاظت(safety)کا ذریعہ ہے)❁ سات سال کی عمر سے بار بار نماز کا بولنا شروع کر دے❁ علمِ دِین خُصوصاً وُضو، غسل، نماز و روزہ کے مَسائل توکُّل(یعنی اللہ پاک پر بھروسہ)، قناعت(یعنی جو مل جائے، اُس پر خوش رہنا)، زُہد(یعنی دنیا سے دور رہنا)، اِخلاص(یعنی نیک عمل اللہ پاک کو خوش کرنے ہی کے لیے کرنا)، تواضع(یعنی عاجزی، نرم انداز ہونا)، اَمانت، صِدق(یعنی سچائی)، عدل(یعنی انصاف)، حیا(modesty)، سلامتِ صُدُور(یعنی دل کا صاف ہونا)و لسان(یعنی زبان کو برائیوں سے بچانا)وغیرہا خوبیوں(یعنی اچھائیوں)کے فضائل، حرص و طمع(یعنی لالچ)، حُبِّ دُنیا(یعنی دنیا کی محبّت)، حُبِّ جاہ(یعنی مقام و مرتبے(status)کی محبّت)، رِیا(یعنی نیک عمل لوگوں کے لیے کرنا)، عُجب(یعنی خود پسندی۔selfishness)، تکبُّر(یعنی دوسروں کو گھٹیا اور کم جاننا)، خِیانت(یعنی امانت پوری نہ کرنا)، کِذب(یعنی جھوٹ)، ظُلم، فحش(یعنی بے حیائی)، غیبت(یعنی کسی کی پیچھے سے بُرائی)، حسد(یعنی کسی کی نعمت چلے جانے کی خواہش(desire))، کینہ(یعنی دل کی دشمنی)وغیرہا بُرائیوں کے رَذائل(یعنی بُری صفات)پڑھائے❁ بیٹے کے حقوق(rights)سے یہ ہے کہ اسے لکھنا سکھائے۔ سورۂ مائدہ کی تعلیم دے۔ اِعلان کے ساتھ اس کا ختنہ کرے❁ خاص بیٹی کے حقوق(rights)سے یہ ہے کہ اس کے پیدا ہونے پر ناخوشی نہ کرے بلکہ اللہ پاک کی نعمت جانے، اسے سینا، پرونا، کاتنا(یعنی گھر کے کام وغیرہ)، کھانا پکانا سکھائے اور سورۂ نور کی تعلیم دے۔(فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۴۵۵ ملخصا)

چند اہم مشورے:

(۱) تین(3)سال کی عمر تک بچے کے سامنے، سکھانے کی نیّت سے"اللہ"، "اللہ"کہیں تاکہ اُس کے منہ سے پہلا لفظ"اللہ" ادا ہو اور جب کچھ لفظ بولنے لگے تو لفظ"اللہ" بولنے کا عادی ہو جائے۔

(۲) تین(3)سے چار(4)سال کی عمر میں پورا کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) سکھائیں۔

(۳) چار (4) سال کی عمر سے "مدنی قاعدہ" کی ترکیب فرمائیں۔ بعض بزرگوں کا معمول رہا (routine) ہے کہ وہ بچوں کی "رسم بِسْمِ اللہ" (یعنی بِسْمِ اللہ شریف پڑھانے کی تقریب۔ ceremony) 4 سال، 4 ماہ اور 4 دن کی عمر میں کرتے ہیں۔

(۴) چار (4) سال کی عمر سے بچوں کو کھانے، پینے کے آداب (مثلاً ہاتھ دھو کر کھانا، بیٹھ کر کھانا، سر ڈھک کے کھانا وغیرہ)، چلنے پھرنے کے، بات چیت کے، کپڑے صحیح طرح پہننے کے، حیاء (modesty) کے آداب سیکھانا شروع کردے۔ یہ عمر ابتدائی ادب سیکھانے (early education) کے لیے اہم ترین ہے۔

(۵) 5 سال کی عمر سے بچوں کو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور دیگر انبیاءِ کرام (عَلَیْہِمُ السَّلَام) کے قصّے، صحابہ کرام و اہلِ بیتِ اطہار (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ) کے واقعات، اولیاء کرام (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ) کی حکایات (stories) سنانا اور دینی کلام اور نعتوں کے چند اشعار (poems) یاد کروانا شروع کردیں، ہو سکے تو گھر پر وقتاً فوقتاً (time to time) بزرگوں کی نیاز، فاتحہ (یعنی ایصالِ ثواب) کا بھی سلسلہ ہو اس سے یہ فائدہ حاصل ہو گا کہ بچپن (childhood) سے ہی ان بچوں کے دلوں میں بزرگوں کی محبّت پیدا ہو جائے گی اور بچپن کی محبّت ممکن (possible) ہے مرتے دم تک باقی رہے (حکایات اور واقعات سنانے کے لیے بھی www.farzuloom.net مُفید ہے)۔

(٦) پانچ (5) سے سات (7) سال کی عمر تک محبّت اور اپنائیت کے ساتھ علماءِ کرام، قاری صاحب، امام صاحب، استاد صاحب اور بڑوں کا ادب سیکھائیں۔ اس کا یہ فائدہ ہو گا کہ اولاد والدین کا بھی ادب کرے گی اور شادی کے بعد بچی اپنے شوہر کا احترام (respect) کرے گی۔

(۷) اسلامی تاریخ کے مطابق جس دن بچہ سات (7) سال کا ہو، ممکن ہو تو اس دن گھر میں (پردے اور شرعی احکام کی پابندی (restrictions) کے ساتھ) کوئی تقریب (ceremony) رکھ کر، زندہ ہو تو باپ ورنہ سرپرست (guardian) اسے نماز کا حکم دے تاکہ نماز کی اہمیّت (importance) اس کے بلکہ خاندان

بھر کے بچوں کے دل و دماغ میں بیٹھ جائے۔ اس عمر سے بچوں کی نماز کی کاپی بنالیں، ہو سکے تو روزانہ (daily) اس سے نماز پڑھنے کی کارکردگی خود لیں اور کاپی میں ٹک لگائیں، اِنْ شَاءَ اللہ! یہ عمل بچوں کو نمازی بنانے کے لیے فائدہ مند ہو گا۔

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب "فیضانِ نماز" صفحہ 54 پر کچھ اس طرح فرماتے ہیں:

جب بچے سات (7) سال کے ہو جائیں تو اُن سے پانچوں وَقت کی **نماز** ادا کروایئے تاکہ **نماز** کی عادت پکی ہو۔ ان کو صبح سویرے اُٹھنے اور وضو کر کے **نماز** پڑھنے کی عادت ڈلوایئے، مگر سردیوں میں وضو کے لئے گرم پانی دیجئے تاکہ وہ ٹھنڈے پانی سے پریشان ہو کر وضو اور **نماز** سے ہی دور نہ ہو جائے۔ والد صاحب کو چاہیے کہ بیٹا جب سات (7) سال کا ہو جائے تو اُسے اپنے ساتھ مسجد میں لے جائیں لیکن پہلے اُسے مسجد کے آداب بتائے کہ مسجد میں شور نہیں مچانا، اِدھر اُدھر نہیں بھاگنا، نمازیوں کے آگے سے نہیں گزرنا وغیرہ۔ جماعت سے نماز میں اُسے مردوں کی آخری صف کے بعد دوسرے بچوں کے ساتھ کھڑا کریں۔ اس طرح کرنے سے اِنْ شَاءَ اللہ بچے کا مسجد کے ساتھ روحانی رشتہ (spiritual relationship) بن جائے گا۔

بچوں کو بھی اے بھائیو! پڑھوایئے نماز

خود سیکھ کر کے ان کو بھی سکھلایئے نماز

(۸) سات (7) سال کی عمر سے اس کا "اللہ پاک" کے تعلق سے یہ ذہن بنانا بھی شروع کریں: اللہ پاک قریب ہے، وہ سب جانتا ہے، ہر آواز سنتا ہے، ہر چیز دیکھتا ہے، وہ جو چاہے کرے، ہماری طرح اس کے ہاتھ پاؤں نہیں ہیں۔ ہماری عقل چھوٹی ہے اور اللہ پاک کی شان بہت بہت بہت بڑی ہے۔

(۹) ہمارے ہاں عام طور پر "روزہ کُشائی" کی رسم کی جاتی ہے۔ **پہلی بات** طاقت ہو تو بچوں کو سات (7) سال کی عمر سے روزہ رکھوانے کا حکم ہے البتہ اگر بچے میں روزہ رکھنے کی طاقت اور روزے کو سمجھنے کی صلاحیت (ability) سات (7) سال کی عمر سے پہلے ہی ہو تو اسے پہلے ہی روزے رکھوائے جائیں۔ **دوسری**

www.farzuloom.net

بات روزہ رکھنے کے بعد اگر اسے بھوک و پیاس زیادہ لگے تو کھانا دینا لازم ہے اور اس روزے کی قضاء بھی نہیں۔ "روزہ کُشائی" والے دن بھی اگر بچے کو سخت بھوک یا پیاس ہوئی تو کھانا پانی دینا ہوگا لھذا اس رسم کی جگہ یوں کیا جائے کہ سات(7) سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد جو پہلا رمضان آئے، اس کے پہلے روزے میں گھر والے جمع ہو کر بچے کو سحری کروائی جائے اور گھر والے اس کے لیے دعا بھی کریں اور اس کی حوصلہ افزائی (encouragement) بھی کی جائے۔

(۱۰) سات(7) سے نو(9) سال کی عمر شرعی مسائل اور دینی تربیت کے لیے سب سے اہم ترین وقت (most important time) ہے۔ نماز کا حکم دینے کے بعد اب نرمی سے نماز کی طرف لائیں، ہو سکے تو الارم(alarm) وغیرہ کے ذریعے خود اُٹھنے کا عادی بنائیں، نماز کے اوقات(prayer times) دیکھنا سیکھائیں اور نقشہٗ نماز(namaz calendar) اسے دلوائیں، ساتھ ساتھ نماز، سورۂ فاتحہ و دیگر سورتیں اوراذکارِ نماز(جو کچھ نماز میں تلاوت کے علاوہ پڑھا جاتا ہے) بھی درجہ بہ درجہ(step by step) سیکھائیں۔ سب سے پہلے لفظ "اَللّٰہُ اَکْبَر"، سورۃُالفاتحہ، کوئی ایک سورت، اَلتَّحِیّات اور سلام سیکھائیں اور اس کی اچھی طرح مشق(practice) کروائیں۔ نیز اس عمر سے بچیوں کو پردے کا ذہن دینا شروع کریں۔ مردوں، لڑکوں، پڑوسیوں، cousinsوغیرہ سے الگ کرنا شروع کر دیں۔ اسی طرح اب مردوں سے قرآن پاک اور دیگر تعلیم نہ دلوائیں کہ نو(9) سال کی عمر کے بعد بچی بالغہ ہو سکتی ہے۔

(۱۱) بچّے اور بچّیوں کو شروع سے ہی الگ رکھا جائے۔ بچّیوں کو شروع سے ہی دوپٹے اور اسکارف(Scarf) وغیرہ کی عادت ڈالی جائے۔ سات(7) سال کی عمر سے ان باتوں کا خیال رکھا جائے۔ بچی جب پندرہ(15) سال کی ہو گئی تو سب غیر محرموں (یعنی جن سے نکاح ہو سکتا ہو) سے پردہ واجب ہو گیا۔ اور نو (9) سے پندرہ (15) کے درمیان اگر بالغہ ہو گئی تو (بھی پردہ) واجب، اور بالغہ نہ ہوئی تو(یعنی نو(9) سال کی عمر کے بعد

نابالغہ کو پردہ کروانا) مُستحب (اور ثواب کا کام) ہے (کہ غیر محرم رشتہ داروں مثلاً خالہ زاد، ماموں زاد، پھُوپھی زاد، چچا زاد، تایازاد (cousin)، خالو، پھوپھا (uncle)، بہنوئی (brother in law) بلکہ اپنے نامحرم پیر و مرشِد اور پڑوسیوں سے بھی پردہ کروائیں) مگر بارہ (12) سال کی عمر کے بعد (پردے کی) سخت تاکید (emphasis) ہے کہ بارہ (12) سال کی عمر کی لڑکی کے بالغِ ہو جانے کا وقت قریب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج۲۳ ص۶۳۹ بالتغیر)

(۱۲) بیٹی کی عمر جب نو (9) سال ہو جائے تو باپ، اُسے اپنے پاس نہ سلائے اور نہ بھائی وغیرہ کے ساتھ سونے دے۔ (فتاوی رضویہ جلد ۲۴، صفحہ ۴۵۴ ملخصاً)

(۱۳) جب لڑکے کی عمر دس (10) سال کی ہو جائے تو اس کو الگ سُلانا چاہیے بلکہ اس عُمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مَردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج۹ ص۶۲۹ ماخوذاً) لڑکوں کو مُمانی، چچی، تائی، بھابھی وغیرہ سے بھی الگ رکھا جائے اور پردہ کروایا جائے۔

(۱۴) اسی عمر میں آہستہ آہستہ بچے کی عقل کے مُطابق اسلامی عقیدے (Islamic beliefs) بتائے جائیں۔ وضو و نماز کی عملی مشق (practical practice) کروائی جائے، غُسل و تَیَمُّم کرنے، روزہ رکھنے اور کپڑے پاک کرنے کا طریقہ بتایا جائے (مثلاً کہا جائے کہ اگر کپڑے پر خون لگ گیا تو یوں پاک ہو گا وغیرہ)۔

(۱۵) اب اس کے اخلاق اچھے کرنے کے لیے مہلکات (یعنی ہلاکت میں ڈالنے والے کام) مثلاً حرص و طمع (یعنی لالچ)، حُبِّ دُنیا (یعنی دنیا کی محبّت)، حُبِّ جاہ (یعنی مقام و مرتبے (status) کی محبّت)، رِیا (یعنی نیک عمل لوگوں کے لیے کرنا)، عُجُب (یعنی خود پسندی۔selfishness)، تکبُّر (یعنی دوسروں کو گھٹیا اور کم جاننا)، خِیانت (یعنی امانت پوری نہ کرنا)، کِذب (یعنی جھوٹ)، ظُلم، فحش (یعنی بے حیائی)، غیبت (یعنی کسی کی پیچھے سے بُرائی)، حسد (یعنی کسی کی نعمت چلے جانے کی خواہش (desire))، کینہ (یعنی دل کی دشمنی) وغیرہ کی خرابیاں بیان کرے، ہو سکے تو ایسی کہانیاں سنائے کہ ان چیزوں کی نفرت پیدا ہو اسی طرح منجیات (یعنی نجات دلانے والی باتوں) مثلاً توکُّل (یعنی اللہ پاک پر بھروسہ)،

www.farzuloom.net

قناعت(یعنی جو مل جائے، اُس پر خوش رہنا)، زُہد(یعنی دنیا سے دور رہنا)، اِخلاص(یعنی نیک عمل اللہ پاک کو خوش کرنے ہی کے لیے کرنا)، تواضع(یعنی عاجزی، نرم انداز ہونا)، اَمانت، صِدق(یعنی سچائی)، عدل(یعنی انصاف)، حیا(modesty)، سلامتِ صُدُور (یعنی دل کا صاف ہونا) و لسان (یعنی زبان کو برائیوں سے بچانا) وغیرہ کی خوبیاں بیان کرے، ہو سکے تو ایسے واقعات سنائے کہ ان چیزوں کی محبّت پیدا ہو (ایسی کہانیوں کے لیے بھی www.farzuloom.net فائدہ مند ہے)۔

(۱۶) اب پہلے درجے(first level) کی کتابیں شروع کر دیں تاکہ بالغ ہونے سے پہلے یہ بچے فرض علوم جاننے والے ہوں۔ بچوں کی اس تربیت(childrens upbringing) کی اہمیّت(importance) کو اس بات سے سمجھیں کہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نابالغ نے وقت میں نماز پڑھی تھی اور اب آخر وقت میں بالغ ہوا، تو اس پر فرض ہے کہ اب پھر (یعنی وہ فرض نماز دوبارہ) پڑھے۔(بہارِ شریعت،۱/۴۴۴، مسئلہ ۵) کہ جو نماز پہلے پڑھی تھی وہ نفل تھی اور اب بالغ ہونے کے بعد اس وقت کی نماز فرض ہو گئی۔

(۱۷) جب بچّہ بارہ(12) سال کا ہو تو باپ اور بچّی نو سال کی ہو تو ماں اسے خصوصی مسائل خود سیکھائے، ہرگز ہرگز کسی اور کو سکھانے کا نہ کہے،[1] اسی طرح جسم میں ہونی والی تبدیلیوں اور صاف صفائی کو بھی سمجھائیں۔

(۱۸) پہلے درجے(first level) کے بعد بیٹا ہو تو سورۃُ المائدہ اور بیٹی ہو تو سورۃُ النّور کا ترجمہ (تفسیر کے ساتھ) پڑھائے یا اس سے ختم کروائے اور ہو سکے تو اس کے اختتام پر گھر میں (پردے اور شرعی احکام کی پابندی (restrictions) کے ساتھ) تقریب(ceremony) رکھے تاکہ ان سورتوں کی تعلیم کی رسم پڑ جائے۔

(۱۹) انسان عموماً اپنی زندگی کا سب سے بڑا حصّہ(biggest part of life) اپنے بچوں کی امّی کے ساتھ گذارتا ہے، بچوں کی تربیت(childrens upbringing) کی مہم(campaign) میں بچوں کی ماں کو اپنا

(1) اس کے لیے "دین کے مسائل" **part 01** والدین کا سبق نمبر 49 اور 50، دیکھیں۔

مُعاون(helpful)بنانا ضروری ہے۔ اسے علم و عمل، نیکی و پرہیز گاری میں اپنا رفیقِ سفر(life partner) بنانے کے ساتھ ساتھ، نیکی کی دعوت اور اولاد کی تربیت(childrens upbringing)کے لیے دعوتِ اسلامی کے ماحول اور دینی کاموں سے عملی طور پر(practically)وابستہ کریں تاکہ تربیتِ اولاد کے اس فریضے(duties)کو سر انجام دینا(perform کرنا) آسان ہو جائے۔ اس کا بہترین وقت شادی کے فوراً بعد کا ہے کہ گرم لوہے کو موڑنا آسان ہوتا ہے۔ **یادرہے!** مرد پر عورت کے جو حقوق(rights)ہیں، ان میں یہ بھی ہے کہ نیک باتوں، حیاء(modesty)اور پردے کی تعلیم دے۔ (فتوی رضویہ جلد ۲۴، ص ۳۷۱ ماخوذاً)

(۲۰) بچے کے بالغ ہونے کے بعد بھی قرآنِ پاک پڑھتے رہنے اور فرض علوم کی کتابیں پڑھتے رہنے کی طرف توجّہ(attention)دلاتے رہیں۔ اُسے ہمارا دیا ہوا دوسرا(2nd)اور تیسرا(3rd)درجہ پڑھنے کی بھی تلقین(advice)کریں اور محبت بھرے انداز میں پوچھ گچھ بھی جاری رکھیں اور کارکردگی بھی لیتے رہیں۔

(۲۱) بچوں کی تربیت(childrens upbringing)کے حوالے سے مزید معلومات حاصِل کرنے کے لیے فیضانِ مَدَنی مذاکرہ قسط 24 "بچوں کی تربیت کب اور کیسے کی جائے؟" اور فیضانِ مَدَنی مذاکرہ قسط 38 "چھٹیاں کیسے گزاریں" کو پڑھ لیجیے۔

نوٹ: بچوں کی اسلامی تربیت کے لیے دارالمدینہ، مدرسۃ المدینہ، جامعۃ المدینہ وغیرہ کا نصاب(syllabus) فائدہ مند ہو سکتا ہے۔

فیضان اکیڈمی آن لائن لنک: https://www.quranteacher.net/

مدرسۃ المدینہ لنک: https://www.madrasatulmadina.net/

دار المدینہ لنک: https://www.darulmadinah.net/

مختلف دینی کورسز لنک: https://www.madanicourses.com/

فرض علوم سیکھنے کے لئے: www.farzuloom.net

عملی زندگی(practical life)سے پہلے والدین، اولاد کی یہ تربیت کریں:

اگر آپ اپنے بچّوں کو کاروبار(business)میں اپنے ساتھ رکھنا چاہتے ہیں یا آپ کا کوئی خاندانی پیشہ (family profession)ہے اور آپ کے خاندان کے بچّے وہی کام کرتے ہیں تو لازمی بات ہے کہ بچّہ پیدا ہوتے ہی کام کاج شروع نہیں کر دیتا۔ بچّوں کو کاروبار پر لگانے سے پہلے:

۱)قرآنِ مجید اور نماز پڑھنا سکھائیں۔

۲)درست اسلامی عقیدے(beliefs)سکھائیں۔

۳)ضرورت کے شرعی مسائل سکھائیں(ان سب کی اوپر تفصیل بیان ہو چکی ہے، کم از کم پہلے درجے(first level)کی کتابیں کسی سنّی عالم سے پڑھوائیں اور اگر خود صلاحیت(ability)ہو تو خود سکھائیں)(2)۔

۴)پھر چاہیں تو کاروبار یا نوکری کروائیں مگر بچّہ سمجھ دار(sensible)ہو تو اُسے علمِ دین سیکھنے سکھانے کے کام میں مصروف(busy)رہنے دیں۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ سب سے ذہین(intelligent)بچّے کو علمِ دین پڑھایا جائے کہ اللہ پاک کی راہ میں اپنی سب سے اچھی چیز پیش کرنی چاہیے لیکن ہر گھر میں کم از کم ایک عالِم ضرور ہونا چاہیے، جیسا کہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی اسکی ترغیب(motivation)دلاتے ہیں۔

مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں: سب سے پہلے بچوں کو قراٰنِ مجید پڑھائیں اور دین کی ضروری باتیں سکھائی جائیں، روزہ و نماز و طہارت(یعنی وضو وغیرہ) اور بیع و اِجارہ(یعنی خرید و فروخت اور ملازم(employee)رکھنے یا ملازم بننے)و دیگر معاملات کے مسائل جن کی روزمرہ(day-to-day)ضرورت پڑتی ہے اور علم نہ ہونے کی وجہ سے دین اور شریعت کے خلاف کام ہو جاتے ہیں، اُن کی تعلیم ہو۔ اگر دیکھیں کہ بچے کو علمِ دین میں دلچسپی رکھتا ہے اور سمجھ دار ہے تو علمِ دین کی خدمت سے بڑھ کر کیا کام ہے اور اگر حیثیت نہ ہو تو دُرست عقیدے(beliefs)اور ضروری مسائل سکھانے کے بعد جس جائز کام میں

---

(2) اس کے لیے www.farzuloom.net میں موجود age group catagares دیکھیں۔

لگانا چاہیں، لگا سکتے ہیں۔ (بہارِ شریعت ج۲ ص۲۵۶، مُلخصاً) لڑکی کو بھی اسلامی عقیدے (Islamic beliefs) اور ضروری مسائل سکھانے کے بعد کسی عورت سے سلائی اور نقش و نگار وغیرہ ایسے کام سکھائیں جن کی عورَتوں کو اکثر ضرورت پڑتی ہے اور کھانا پکانے اور دیگر گھر کے کام کاج کو اچھے انداز سے سیکھانے کی کوشش کریں کہ اچھے انداز سے کام کرنے والی عورت جس انداز سے زندگی گزار سکتی ہے دوسری عورت اس طرح نہیں گزار سکتی۔ (بہارِ شریعت ج۲ ص۲۵۷، مُلخصاً)

چند گزارشات (requests):

(۱) ہر اسکول، مدرسے اور دینی علوم کے اداروں کی انتظامیہ (institutional management) کو چاہیے کہ وہ اپنا نصاب (syllabus) اس طرح بنائیں کہ جس عمر میں جو سیکھانا چاہیے، وہ بچے سیکھ لیں۔

(۲) والدین کو چاہیے کہ جس دینی و دنیاوی ادارے (institution) سے بچے کو وابستہ کر رہے ہیں، اس کے نصاب (syllabus) کا جائزہ (review) لیں، اگر اس میں فرض علوم وغیرہ شامل نہ ہوں تو اپنے بچوں کے لیے فرض علوم سکھانے کا انتظام (arrangement) کریں اور اگر فرض علوم شامل ہوں تو یہ دیکھیں کہ آپ کا بچہ ان فرض علوم کو حاصل کرنے میں صحیح طور پر مصروف (busy) ہے یا نہیں۔

(۳) دینی پبلیشرز (publishers) کو چاہیے کہ بچوں کی عمر کے مطابق، سُنّی علما کی رہنمائی (guidance) میں نصاب (syllabus) تیار کریں تاکہ والدین خود یہ نصاب پڑھا سکیں۔

(۴) والدین کو چاہیے کہ بچوں کو صرف قاری صاحب سے قرآن پڑھوانے کو کافی (enough) نہ سمجھیں بلکہ ایسے اساتذہ کا انتخاب (teacher select) کریں کہ جو انہیں ضروری علم بھی پڑھائیں۔

(۵) دینی تعلیم دینے والے اداروں (یا وہ ادارے جو آن لائن پڑھاتے ہیں) کو چاہیے کہ وہ ایسے والدین کے لیے ہفتہ وار چھٹی (weekend) میں ضروری علوم حاصل کرنے کا انتظام (arrangement) کریں کہ جو اپنے بچوں کو دینی اداروں میں نہیں پڑھاتے مگر اس ہفتہ وار دینی پڑھائی میں قرآنِ پاک، اذکارِ نماز (یعنی نماز میں تلاوت کے علاوہ جو کچھ پڑھا جاتا ہے) اور فرض و لازم علم سیکھنے کا ہی نصاب (syllabus) رکھیں۔

(٦)والدین اگر کوئی انتظام(arrangement)نہ کر سکیں تو وہ ان موضوعات(topics)پر سنّی علما کی لکھی ہوئی کتابوں سے مدد حاصل کریں نیز www.farzuloom.net وزٹ کیجئے۔

فرض علوم کے بعد مُباح وجائز علم کا حاصل کرنا

جو فرض علوم حاصل کرلے وہ مباح وجائز علم بعض شرطوں(conditions)کے ساتھ حاصل کرسکتا ہے۔

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں:

ہاں جو شخص ضروریات دین مذکورہ (یعنی فرض اور لازم علم) حاصل کر چکا ہے، تو اب اقلیدس(geometry)، حساب(mathematics)، مساحت(trigonometry)، جغرافیہ(geography) وغیرہا وہ(جائز)فنون(یعنی علم)پڑھ سکتا ہے کہ جن میں کوئی بات شریعت کے خلاف نہ ہو تو اب یہ ایک جائز کام ہوگا اور اس پڑھنے میں یہ بھی شرط(condition)ہے کہ اس پڑھنے کے دوران بھی کوئی واجب نہ چھوٹے، کوئی گناہ کا کام نہ ہو۔(فتاوی رضویہ ج۲۳، صفحہ ۸۴۶، مُلخصاً) ایک اور جگہ فرماتے ہیں: ان ضروریات اور قرآن عظیم پڑھنے کے بعد پھر اگر اردو یا گجراتی کی دنیوی کتاب جس میں کوئی بات نہ دین کے خلاف ہو نہ بے شرمی کی، نہ اخلاق وعادات پر برا اثر ڈالنے کی، اور پڑھانے والی عورت سنّی مسلمان پارسا(یعنی نیک)حیادار ہو تو(چھوٹے نابالغ بچوں کو ان سے پڑھوانے میں)کوئی حرج نہیں، وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

(فتاوی رضویہ ج۲۳، صفحہ ۶۹۳، مُلخصاً)

فرض چھوڑ کر نفل میں مصروف(busy)ہونا

حضرتِ ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کہتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے کہ جو میرے کسی ولی سے دشمنی کرے تو میری طرف سے اس کے خلاف جنگ کا اعلان ہے اور میرا بندہ جن اعمال (یعنی نیک کاموں)کے ذریعے میرے قریب ہوتا ہے ان میں سے مجھے سب سے زیادہ پسند فرض عبادت ہے اور میرا بندہ نفل کے ذریعے میرے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبّت کرنے لگتا ہوں۔(بخاری،۴/۲۴۸،حدیث:۶۵۰۲)

حضرتِ مفتی احمد یار خان (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) حدیثِ پاک کے اس حصّے ((میرا بندہ جن اعمال کے ذریعے

میرے قریب ہوتا ہے ان میں سے مجھے سب سے زیادہ پسند فرض عبادت ہے)) کے بارے میں کچھ اس طرح فرماتے ہیں: یعنی مجھ تک پہنچنے کے بہت سے راستے ہیں، مگر ان تمام راستوں میں مجھ سب سے زیادہ پسند فرض کو ادا کرنا ہے اسی لیے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ فرماتے ہیں کہ فرض کے بغیر نفل قبول (accept) نہیں ہوتے۔ افسوس ان لوگوں پر جو فرض عبادات میں سستی کریں اور نفل پر زور دیتے ہیں۔

اور اس حصّے ((اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرے قریب ہوتا رہتا ہے حتی کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں)) کے بارے میں کچھ اس طرح فرماتے ہیں: یعنی بندہ مسلمان فرض عبادت کے ساتھ نفل بھی ادا کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ میرا پیارا ہو جاتا ہے کیونکہ وہ فرض اور نفل دونوں طرح کی عبادت کرتا ہے (مرقات)۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ فرض چھوڑ کر نفل ادا کرے۔ محبّت سے مراد کامل (یعنی مکمل) محبّت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/۳۰۸، مُلخصاً)

یاد رہے کہ فرض وواجب اور سنّت مؤکدہ کا علم حاصل کرنا اور ان پر عمل کرنا نفل عبادت میں مصروف (busy) ہونے سے بہت اہم (very important) ہے۔ امام اہلسنّت، اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) کچھ اس طرح فرماتے ہیں: کوئی مستحب کیسی ہی فضیلت (اور ثواب) والا ہو جب کسی سنت مؤکدہ کے چھوٹنے کا سبب بنے تو اب یہ عمل مستحب نہیں کہلائے گا بلکہ اب یہ کام بُرا کام ہے۔ (فتاوی رضویہ، ۷/۴۱۰، مُلخصاً)

بلکہ یہاں تک فرمایا: جو فرض چھوڑ کر نفل میں مشغول (مصروف۔busy) ہو حدیثوں میں اس کی سخت برائی آئی اور اس کا وہ نیک کام مردود (یعنی نامقبول۔Unacceptable) ہے۔ (فتاوی رضویہ، ۲۳/۶۴۸، مُلخصاً)

ایک اور جگہ پر کچھ اس طرح فرماتے ہیں: اے عزیز (یعنی اے پیارے بھائی)! فرض خاص سلطانی قرض (یعنی فرض اللہ پاک کی طرف سے ایک لازم کام) ہے اور نفل گویا تحفہ و نذرانہ (gift)۔ قرض نہ دیجیے اور فضول تحفے بھیجیے، وُہ کیسے قبول (accept) ہوں گے؟ خصوصاً (specially) اس بارگاہ میں یعنی اللہ پاک کی بارگاہ میں کہ جو سب سے بڑا بادشاہ، تمام کائنات (universe) اور کائنات والوں سے بے نیاز (یعنی اُسے کسی کی بھی ضرورت نہیں) ہے۔۔۔

(پھر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حدیثِ پاک نقل فرمائی)جب مسلمانوں کے پہلے خلیفہ،صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی موت کا وقت ہوا تو مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ،فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو بلا کر فرمایا:اے عمر!اللہ پاک سے ڈرنا اور جان لو کہ اللہ پاک کے کچھ کام دن میں ہیں کہ انہیں رات میں کرو،تو قبول(accept)نہ فرمائے گا اور کچھ کام رات میں کہ انہیں دن میں کرو، تو مقبول(accept) نہ ہوں گے اور خبردار رہو کہ کوئی نفل قبول(accept)نہیں ہوتا،جب تک فرض ادا نہ کرلیا جائے۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے پھر فرمایا کہ حضورِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنی کتاب فتوح الغیب شریف میں فرض چھوڑ کر نفل عبادت کرنے والوں کو بہترین مثالوں سے سمجھایا ہے۔ فرماتے ہیں:اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کو بادشاہ اپنی خدمت(service)کے لیے بلائے۔ یہ وہاں تو حاضر نہ ہُوا اور اس کے غلام کی خدمت میں موجود رہے۔

پھر کچھ آگے مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ،علی مرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا فرمان لکھا:جو فرض چھوڑ کر سنّت و نفل میں مشغول ہوگا،یہ قبول(accept)نہ ہوں گے اور وہ شخص خوار(یعنی ذلیل)ہوگا۔

(فتاویٰ رضویہ،۱۰/ ۱۷۹۔۱۸۰،ماخوذا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.farzuloom.net